www.KitaboSunnat.com



کاوِش وترتیب: مولانا محمد اَصغر☆

# حجّیت قراء ات ...... ضمیمہ فتاویٰ جات

قراء ات نمبر دوم میں ادارۂ رُشد نے پاکستان کے جمیع مکاتبِ فکر (اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی اور شیعہ حضرات) کی حجیتِ قراء ات کے سلسلہ میں اتفاقی رائے یوں پیش کی تھی کہ ۱۰۰ مفتیان کے مختصر اور تقریباً ۴۰ کبار شخصیات کے تفصیلی فتاویٰ پیش کیے تھے۔اس سلسلہ میں تا حال جو مختصر یا تفصیلی فتاویٰ جات مزید موصول ہوئے انہیں بھی قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

واضح رہے کہ فتاویٰ جات کے ضمن میں ہم نے خاص طور پر دار العلوم دیوبند، ہندوستان کے فتویٰ کو بھی حاصل کیا ہے، جس کا پس منظر یہ ہے کہ ادارۂ رُشد نے تو جمیع مکاتبِ فکر سے فتویٰ حاصل کر کے اُمت کے اتفاقی موقف کو سامنے لانے کی سعی کی لیکن کراچی میں 'منکرین حدیث' کے ایک گروہ نے قراء ات نمبر اول ودوم کی تحقیقی وعلمی اشاعتوں سے گھبرا کر عوام الناس کو دیوبندی، اہلحدیث فرقہ واریت میں مبتلا کر کے گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی اور صلیبی طریقہ واردات یوں اپنایا کہ 'ادارۂ رشد' کو انتہاء پسند اہلحدیث اور خود کو دیوبندی مکتبہ فکر ظاہر کرتے ہوئے اجماعی مسئلہ کو حنفی اہلحدیث اختلاف کے طور پر پیش کیا۔انہوں نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ پر 'انکارِ قراء ات' کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ بھی ان کے مؤقف کے قائل تھے۔ہم نے مناسب سمجھا کہ معاملہ کی وضاحت کیلئے دارالعلوم دیوبند، ہندوستان اور دار العلوم، کراچی کے حجیتِ قراء ات پر فتاویٰ جات نذرِ قارئین کریں کیونکہ حکیم الامت مولانا اَشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اور دیوبندی مکتبہ فکر کی ترجمانی یہ ادارے بجا طور پر کر سکتے ہیں۔[ادارہ]

**سوال:** کیا مروّجہ قراء ات قرآنیہ کا قرآن وسنت میں کوئی ثبوت موجود ہے؟ ثبوت کی صورت میں اس کے انکاری کے متعلق علماے اُمت کی کیا رائے ہے؟

**جواب:** قراء ات عشرہ دس ائمہ کی ان مرویات کا نام ہے جو قرآن مجید اور اس کی متنوع 'قراء ات' کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ سے اُمت کو منتقل ہوئیں۔موجودہ قراء ات عشرہ صحیح احادیث میں وارد سبعة أحرف کا حاصل ہیں اور ان کی نسبت ائمہ عشرہ کی طرف ٹھیک اُسی طرح ہے جس طرح محدثین کرام کی مرویات ان کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔

تمام متواتر قراء توں کے الفاظ بالکل قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں، جیسا کہ ان کی حجیت کو کتب اَحادیث میں محدثین کرامؒ نے مستقل ابواب قائم کر کے ثابت کیا ہے، مثلاً امام ترمذی نے 'کتاب القراء ات' اور امام ابوداوٗد نے 'کتاب الحروف والقراء ات' کے نام سے اپنے مجموعہ ہائے اَحادیث میں باقاعدہ کتابیں قائم کی ہیں۔

سبعہ احرف کی مزید وضاحت کچھ یوں ہے کہ قرآن مجید میں متعدد اَسالیب تلاوت کے ضمن میں صحیح اور متواتر

☆ فاضل کلیة الشریعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



روایت «أنزل القرآن علی سبعة أحرف» [صحیح بخاری:۴۹۹۲، ۵۰۴۱، صحیح مسلم: ۱۸۹۶، ۱۸۹۷] اس بات پر بلاشبہ دلالت کرتی ہے کہ دین میں قرآن مجید کو متنوع انداز میں پڑھنا ثابت ہے۔ چنانچہ اختلاف قراءات یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کو مختلف لہجات میں پڑھنا ہر حال میں ثابت ہے اس کے بارے میں "لا إله الا الله" پڑھنے والے کسی بھی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ امام سبکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"القراءات السبع التی اقتصر علیها الشاطبی والثلاث التی هی قراءة أبی جعفر وقراءة یعقوب و قراءة خلف، متواترة معلومة من الدین بالضرورة و کل حرف انفرد به واحد من العشرة معلوم من الدین بالضرورة انه منزل علی رسول الله ﷺ لا یکابر فی شيء من ذلك إلا جاهل ولیس تواتر شيء من ذلك مقصورا علی من قرأ بالروایات بل هی متواترة عند کل مسلم یقول:أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله، ولو کان مع ذلك عامیا جلفا لا یحفظ من القرآن حرفاً وحظ کل مسلم وحقه أن یدین الله تعالیٰ وتجزم نفسه بأن ما ذکرنا متواتر معلوم بالیقین لا تتطرق الظنون ولا الارتیاب إلی شئ منه والله تعالیٰ أعلم. [اتحاف فضلاء البشر للدمیاطی:۹/۱]

"وہ سات قراءات جن پر شاطبیؒ نے انحصار کیا ہے اور وہ تین قراءات جو ابو جعفر، یعقوب، اور خلف سے منسوب ہیں، سب کی سب متواترہ ہیں اور دین سے بالضرورۃ ثابت ومعلوم ہیں۔حتی کہ ہر وہ حرف، جس کے ساتھ قراءِعشرہ میں سے کوئی قاری منفرد ہو، وہ بھی بالضرورۃ دین سے معلوم ہے اور رسول اللہ پر نازل شدہ ہے۔ مذکورہ نقطہ نظر سے انحراف کوئی جاہل ہی کرسکتا ہے۔ ان قراءات وروایات کا تواتر صرف ماہرین علم قراءات کی حد تک معلوم وثابت نہیں، بلکہ ہر اس مسلمان کے نزدیک قراءاتِ عشرہ متواترہ ہیں جو أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله کا قائل ہے، اگرچہ وہ ایسا عامی ہی کیوں نہ ہو جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف بھی حفظ نہ کیا ہو۔ لہٰذا ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرے اور جو کچھ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے اس پر یقین رکھے کہ وہ متواتر ہے اور اس یقین کے ساتھ عقیدہ رکھے کہ ان (قراءاتِ عشرہ) میں شکوک وشبہات پیدا نہیں ہوسکتے۔"

◉ نواب صدیق حسن خاں بہادر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقد ادعی أهل الأصول تواتر کل واحدة من القراءات السبع بل العشر"

[حصول المأمول: ص۳۵]

"اصولیوں نے قراءات سبعہ بلکہ عشرہ میں سے ہر قراءت کے تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔"

◉ امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وقد انعقد الإجماع علی حجیة قراءات القراء العشرة وأن هذه القراءات سنة متبعة لا مجال للاجتهاد فیها...... وقال...... القراءات توقیفیة ولیست اختیاریة خلافاً لجماعة" [البرهان فی علوم القرآن: ۳۲۱/۱، ۳۲۲]

"قراءِعشرہ کی قراءت کی حجیت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، یہ قراءت، سنت متبعہ (یعنی توقیفی) ہیں اور ان میں اجتہاد کی گنجائش نہیں ہے...... اور فرماتے ہیں: ...... ایک جماعت کی رائے کے برعکس یہ قراءات اختیاری نہیں بلکہ توقیفی ہیں۔"

◉ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"حد الکتاب ما نقل إلینا بین دفتي المصحف علی الأحرف السبعة المشهورة نقلاً متواترا"

[المستصفیٰ: ۱۰۱]

"قرآن مجید وہ ہے جو مشہور احرف سبعہ پر نقل متواتر کے ساتھ دو گتوں کے درمیان ہم تک نقل کیا گیا ہے۔"

◉ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لم ینکر أحد من العلماء قراءات العشرة"





محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



[مجموع الفتاوی:۱۳/۳۹۳]

''اہل علم میں سے کسی ایک نے بھی قراءات عشرہ کا انکار نہیں کیا۔''

◉ ملاعلی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"فالمتواتر لا یجوز انکاره لأن الأمة الإسلامية قد أجمعت عليه۔ وتواتر القراء ات من الأمور الضرورية التي يجب العلم بها" [شرح الفقه الأكبر:ص۱۶۷]

''متواتر کا انکار کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے اور تواتر قراءات امورِ ضروریہ میں سے ہے جس کا علم ہونا واجب ہے۔''

امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" إن أصحاب القراء ات من أهل الحجاز والشام والعراق كل منهم عزا قراء ته التي اختارها إلى رجل من الصحابة قرأها على رسول الله ﷺ لم يستثنِ من جملة القرآن شيئاً" [الإعلام:۲/۲۷۳]

''حجازی، شامی اور عراقی اصحابِ قراءات میں سے ہر قاری نے اپنی اختیار کردہ قراءت کو کسی نہ کسی صحابی رسول کی طرف منسوب کیا ہے۔ جنہوں نے قرآن میں سے کوئی چیز چھوڑے بغیر یہ قراءات نبی اکرمؐ کو سنائی۔''

◉ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"وقد أجمع المسلمون فی هذه الأعصار على الاعتماد على ماصح عن هولاء الأئمة مما رووه ورأوه من القراء ات وكتبوا فی ذلك مصنفات فاستمر الإجماع على الصواب وحصل ما وعد الله به من حفظ الكتاب وعلى هذا الأئمة المتقدمون والفضلاء المحققون كالقاضی أبی بكر بن الطيب والطبری وغيرهما" [تفسير القرطبی:۱/۴۶]

''اس دور میں ان معروف ائمہ قراءات سے صحیح ثابت قراءات پر مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے۔ ان ائمہ کرام نے علم قراءت پر متعدد کتب تصنیف کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے حفاظت قرآن کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ قاضی ابو بکر ابن الطیب اور امام طبری جیسے ائمہ متقدمین اور فضلاء محققین کا اس قول پر اتفاق ہے۔''

◉ ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"ومضت الأعصار والأمصار على قراء ة السبعة وبها يصلى لأنها تثبت بالإجماع" [المحرر الوجيز:۱/۴۹]

''قراءات سبعہ پر متعدد ادوار گزر چکے ہیں اور یہ نمازوں میں پڑھی جا رہی ہیں، کیونکہ اجماع امت سے ثابت ہیں۔''

◉ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"سبب تنوع القراء ات فيما احتمله خط المصحف هو تجويز الشارع وتسويغه ذلك لهم إذ مرجع ذلك إلى السنة والاتباع لا إلى الرأی والابتداع" [مجموع فتاوی:۱۳/۴۰۲]

''خط مصحف میں مختلف قراءات کا احتمال شارع کی طرف سے ہے، کیونکہ اس کا مرجع سنت واتباع ہے۔ اجتہاد ورائے نہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:«أنزل القرآن على سبعة أحرف ، المراء فی القرآن كفر ......» [مسنداحمد:۳۰۰، صحیح ابن حبان:۷۳، تفسیرابن کثیر:۲/۱۰۲،فضائل القرآن:۶۳]

''قرآن مجید سبعہ احرف پر نازل کیا گیا ہے، قرآن مجید کے بارے جھگڑنا کفر ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ "أن من كفر بحرف منه فقد كفر به كله" [تفسير الطبری:۱/۵۴، الابحاث فی القراء ات:ص۱۸، نكت الانتصار للباقلانی:ص۳۶۴]

''جس شخص نے قرآن مجید کے ایک حرف کا انکار کیا، یقیناً اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔''

◉ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"واتفقوا أن كل ما فی القرآن حق وأن من زاد فيه حرفاً ما غير القراء



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ات المروية المحفوظة المنقولة نقل الكافة أو نقص منه حرفاً أو غير منه حرفاً مكان حرف و قد قامت عليه الحجة أنه من القرآن فتمادى متعمدا لكل ذلك عالماً بأنه بخلاف ما فعل ، فانه كافر“

[مراتب الاجماع:ص۱۷۴]

’’اورتمام اہل علم کا اتفاق ہے اس بات پر کہ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حق ہے اور اس بات پر کہ ان قراء اتِ کے علاوہ جو (مروی) محفوظ (ہیں اور) تواتر کے ساتھ منقول ہیں، جوکوئی اس (قرآن) میں (اپنی طرف سے) کسی ایک حرف کا بھی اضافہ یا کمی کرے یا کسی ایسے حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کردے جس کا قرآن سے ہونا دلیل (قطعی ضروری) سے ثابت ہو اور وہ تعنت کی بنا پر عمداً ان (زیادتی، کمی یا تبدیلی) میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے یہ جانتے ہوئے کہ حقیقت اس کے خلاف ہے جو کچھ یہ (کمی، زیادتی یا تبدیلی) کررہا ہے تو وہ کافر ہے۔‘‘

علامہ ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:”أن الإجماع منعقد على أن من زاد حركة أو حرفاً فى القرآن أو نقص من تلقاء نفسه مصرا على ذلك يكفر“ [منجد المقرئين:ص۹۷،۲۴۴]

’’اوراس بات پر امت کا اجماع ہے کہ جوکوئی اپنی طرف سے قرآن کریم میں کسی حرکت یا حرف کا اضافہ کرے یا کمی کرے (تنبیہ کیے جانے اورتواتر تسلیم ہوجانے کے باوجود) اس (کمی یا زیادتی) پر مصر ہو تو وہ کافر ہے۔‘‘

مذکورہ بالا دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ قراءات قرآنیہ یا بالفاظ دیگر قرآن مجید کو پڑھنے کے مختلف اسالیب قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اوران پر اُمت کا اجماع ہوچکا ہے۔اب اگر کوئی شخص ان سب کا یا کسی ایک کا انکار کرتا ہے تو وہ بالاجماع گمراہ اور سبیل المؤمنین سے ہٹا ہوا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء جامعہ لاہورالاسلامیہ لاہور

| | |
|---|---|
| حافظ عبدالرحمٰن مدنی | (رئیس دارالافتاء) |
| حافظ ثناء اللہ مدنی | (شیخ الحدیث، جامعہ لاہورالاسلامیہ) |
| مولانا محمد رمضان سلفی | (نائب شیخ الحدیث جامعہ) |
| مولانا محمد شفیق مدنی | (رکن دارالافتاء) |

درج ذیل مفتیان کرام نے مذکورہ فتویٰ کی تائید میں فتاویٰ ارسال فرمائے:

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند۔انڈیا

| | |
|---|---|
| مولانا مفتی حبیب الرحمٰن | (مفتی دارالعلوم دیوبند) |
| مولانا مفتی نصرالاسلام قاسمی | (نائب مفتی دارالعلوم دیوبند) |
| مولانا وقار علی | (معاون مفتی) |
| مولانا فخرالاسلام | (معاون مفتی) |

دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ، گلبرگ۔لاہور



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مولانا مفتی لیاقت علی (مفتی جامعہ غوثیہ رضویہ)

دارالافتاء جامعہ فریدیہ۔ ساہیوال

مولانا مظہر فرید شاہ (نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال)

دارالافتاء محمدیہ الغوثیہ، بھیرہ۔ ضلع سرگودھا

مولانا مفتی شیر محمد خان (مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ غوثیہ)

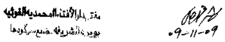

دارالافتاء جامعہ ادارۃ الفرقان، اللہ والی مسجد، بندر روڈ۔ سکھر

مولانا مفتی عبدالباری (مفتی دارالافتاء جامعہ ادارۃ الفرقان)

مولانا مفتی عبدالمالک

مولانا مفتی عبداللہ یوسفی

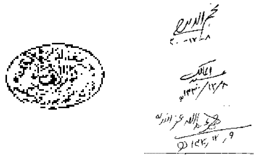

دارالافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ انوار باہور، وحدت کالونی بروری روڈ۔ کوئٹہ

مولانا مفتی غلام محمد قادری قاسمی (مہتمم و مفتی جامعہ غوثیہ رضویہ)

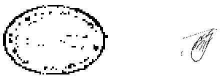

دارالافتاء جامعہ الشہید عارف الحسینی المعارف الاسلامیہ۔ فیصل کالونی۔ پشاور

مولانا سید محمد جواد ہادی

دارالافتاء جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ قادریہ، غریب آباد، سبی۔ بلوچستان

علامہ مفتی فتح محمد نقشبندی (مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ ہذا)

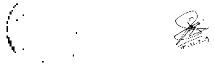

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ خیر المعاد۔ ملتان

مولانا محمد شفیع مظہر الحامدی (مہتمم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ خیر المعاد)

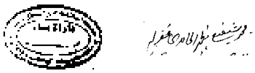

## معزز مفتیان کے تفصیلی فتاوی جات

**جواب:** الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی أشرف المرسلین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین و بعد !

فطری حقیقت ہے کہ ہر زبان کے بولنے والے انداز بیان اور لہجات میں مختلف ہوتے ہیں ایک ہی لغت بولنے والے متعدد قبائل میں درج ذیل امور کا اختلاف نا قابل اِنکار حقیقت ہے۔

① ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا۔ ② ایک مسمّی کے متعدد اَسماء۔

③ حرکات کا اختلاف۔ چنانچہ ایک قبیلہ کسرہ پڑھتا ہے تو دوسرا فتحہ یا ضمہ۔

ان وجوہ اختلاف کا مشاہدہ برصغیر کی زبانوں میں بھی کیا جاسکتا ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن حکیم جزیرۃ العرب کے متمدن مراکز کے اَنداز بیان میں اُترا جبکہ گردونواح میں کئی قبائل آباد تھے۔ جن کے بولنے کے مذکورہ بالا اَنداز تھے۔ جب رسول اللہﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو قبائل عرب سے وفود کی آمد ہونے لگی جن کے لیے متمدن مراکز کی زبان غیر معتاد تھی اور ان کے لیے صحیح تلفظ ممکن نہ تھا، مثلاً قبیلہ ہذیل کا حاء کو عین پڑھتے ہوئے ' حتی حین' کو' عتی عین' پڑھنا، اور قبیلہ حمیر کا لام تعریف کو میم سے بدلتے ہوئے 'الحمد' کو 'امحمد' پڑھنا، 'الصیام' کو'امصیام' پڑھنا، تو ایسے لوگوں کو اپنے اپنے اَنداز میں تلاوت کی اِجازت دی گئی البتہ وہ جب درست تلفظ کے عادی ہوگئے تو یہ اجازت منسوخ ہوگئی اور جو کلمات قرآنی فصاحت و بلاغت کے معیار پر اترتے تھے اور ان کے ساتھ تفسیری ولغوی فوائد وابستہ تھے ان کو باقی رکھا گیا۔ تقدیم وتاخیر، حروف کی کمی وبیشی، اَنداز بیان کا تنوع دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی تھا ان کا سماع جب رسول اللہﷺ سے مرفوعاً یا موقوفاً ، قولاً یا سکوتاً و تحسیناً ہوا تو وہ قرآنی اصطلاح میں قراءات کہلانے لگیں اور یہ وجوہ تغیر نقل در نقل اُمت میں چلے آرہے ہیں اس طرح قراءات کا سلسلہ سماعی ہے اَداء اور تلاوت میں قیاس کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ منصوص ہیں۔ اس پر درج ذیل دلائل بڑے واضح ہیں:

① نبیﷺ کا بار بار جبریل امین علیہ السلام سے اُمت کی تخفیف کی بابت سوال کرنا۔

② حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان سورۃ فرقان میں اختلاف قراءت ہونا اور حضورﷺ کا دونوں کی تحسین کرنا۔

③ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا اپنے دو احباب کے ساتھ سورۃ نحل کی وجوہ قراءت میں اختلاف ہونا اور رسول اللہﷺ کا دونوں کا تصدیق کرنا۔

④ رسم قرآنی کا عام عربی رسم الخط سے مختلف لکھنا جیسے دَحیٰ مشتق ہے دَحو سے اور جب کوئی کلمہ معتل الآخر واوی ہوتو اس کو الف سے بدلا جاتا ہے نہ کہ یاء سے جیسے دعو سے دعا۔ لیکن رسم قرآنی میں دحا کی بجائے وحیٰ۔ بالیاء لکھا گیا ہے اور یہ کام صف اوّل کی جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہے۔ قراءت کی بھی رعایت پیش نظر تھی۔ پوری جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس رسم الخط پر اجماع بھی ہے اور اُمت میں اس کو تلقی بالقبول بھی حاصل ہے۔ جو ازخود حجت ہیں۔

⑤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ حکمت عملی کہ جہاں رسم الخط میں قراءات مسموعہ کی گنجائش تھی، ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نہج پر ہی لکھنا لیکن تقریباً ۴۱ رمقامات میں رسم الخط کی یکسانیت میں متعدد قراءات کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مصاحف میں الگ رسم الخط میں لکھنا۔ جیسا کہ مصحف مدنی اور شامی میں سارعو [آل عمران] بغیر واؤ کے اور دیگر مصاحف میں وسارعوا واؤ کے ساتھ لکھنا اور ان مصاحف پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

⑥ اُمت میں قراءات کی نسبت جن مشہور قراء عشرہ کی طرف ہے وہ تمام کے تمام بالواسطہ یا بلا واسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فیض یافتہ ہیں۔ جن صحابہ رضی اللہ عنہم پر رسول اللہﷺ نے یوں فرما کر اعتماد ہی نہیں کیا کہ ما أنا علیه وأصحابی بلکہ اُمت کو بھی ان کی اتباع کی تلقین کردی۔ یہ وہ حقائق ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءات کا تعلق سماع سے ہے۔ محض لغت سے اَزخود کوئی وجہ نکال کر اس کو قراءات قرار دینا قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ رہا یہ مسئلہ کہ کئی ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس ان کے ذاتی مصاحف تھے جن میں موجود قراءات کو نظر اَنداز کردیا گیا تو یہ سوال لاعلمی



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پر مبنی ہے، دراصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو حضرات لکھنا جانتے تھے وہ حضور ﷺ کی مجلس میں قرآنی متن اور تفسیر دونوں سنتے اور لکھتے تھے اس کے بعد دور دراز اَسفار میں چلے جاتے تھے۔ اس طرح وہ مصاحف متن کے اعتبار سے بھی مکمل نہ تھے اور دوسرا یہ کہ ان میں اضافات تفسیر یہ بھی تھے جو کسی طور اصطلاح قراءات قرار نہیں دیئے جاسکے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب متن قرآنی کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا تو ظاہر ہے کہ اضافات تفسیریہ کے لیے اس میں گنجائش نہیں تھی۔ لہٰذا رسم الخط ایسا اختیار کیا کہ قراءات مسموعہ کی وجوہات پر محیط ہوسکے اور تقریباً ۱۴۱ مقامات میں ایک رسم الخط کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مصاحف پر تقسیم کردیا اور شخصی مصاحف کو جلا دیا کہ اُمت کے اندر اختلاف کا باعث تھے۔ اس کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر مصحف کے ساتھ ایک ماہر قاری بھی بھیجا جو لوگوں کو درست انداز میں پڑھا سکے اور محض لغت سے وجوہ قراءات نکالنے کا سدباب ہوسکے۔ اس پر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ اگلے دور میں انہیں قراءات مسموعہ کو مدوّن کیا گیا اور درس وتدریس نیز تالیف کے ذریعہ اخلاف تک منتقل کیا گیا۔ جن میں تفسیری فوائد کے علاوہ لغوی، نحوی اور اشتقاقات کے حوالے سے بھی اِستنباط کیا جاسکتا ہے۔ ایسے اجماعی مسئلے سے انحراف کرنا نہ یہ کہ کتاب اللہ کو مشکوک بنانے والی بات ہے بلکہ دین اسلام کی اَساس کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔ اَللّٰھُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ ۔

پروفیسر تاج الدین الازہری
شعبہ تفسیر وعلوم قرآن
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

**مختلف قراءاتِ قرآنیہ کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ بخاری شریف میں ہے:**

”حدثنا سعيد بن عفير قال: حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب، قال حدثني عروة بن الزبير أن المسور بن مخرمة و عبدالرحمن بن عبدالقارى حدثاه أنهما سمعا عمر ابن الخطاب يقول: سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول اللهﷺ فاستمعت لقراءته فإذا هو على حروف كثيرة لم يقرءنيها رسول اللهﷺ فكدت أساوره في الصلاة، فتصبرت حتى سلم، فلببته برداءه فقلت: من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأ؟ قال: أقرأنيها رسول اللهﷺ فقلت: كذبت، فإن رسول اللهﷺ قد أقرأنيها على غير ما قرأت، فانطلقت به أقوده إلى رسول اللهﷺ فقلت: إني سمعت هذا يقرأ بسورة الفرقان على حروف لم تقرءنيها. فقال رسول اللهﷺ: أرسله: اقرأ يا هشام! فقرأ عليه القراءة التي سمعته يقرأ. فقال رسول الله ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ». ثم قال: «اِقْرَأْ يَا عُمَرُ!». فقرأت القراءة التي أقراني، فقال رسول اللهﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ».

”حضرت سعید بن عفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”مجھے حضرت لیث رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، وہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت عقیل بن شہاب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، اور وہ فرماتے ہیں: مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، کہ مسور بن



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن عبدالقاری دونوں نے حدیث بیان کی۔ ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورت فرقان کی تلاوت کرتے تھے تو جب میں نے ان کی قراءت سنی تو بہت سے ایسے حروف سنے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں پڑھائے تھے تو قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن بمشکل ضبط کیا حتیٰ کہ انہوں نے نماز سے سلام پھیرا تو میں نے ان کی چادر سے ان کو گھسیٹا اور کہا یہ سورت جو میں نے آپ سے سنی کس نے آپ کو پڑھائی؟ انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا تو نے جھوٹ کہا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے علاوہ تعلیم دی۔ پس میں ان کو ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے کر چلا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ بے شک میں نے سورۃ فرقان کو ایسے حروف کے ساتھ سنا ہے جو آپ نے ہمیں نہیں پڑھایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم پڑھو تو اس نے وہ پڑھا جو میں نے سنا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس طرح اُتارا گیا ہے۔ پھر فرمایا اے عمر! تم پڑھو: تو میں نے وہ قراءۃ پڑھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پڑھائی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اس طرح بھی نازل کیا گیا ہے۔ بے شک یہ قرآن سات حروف پر اُتارا گیا ہے جو تمہیں آسان معلوم ہو، پڑھو۔'' [عمدۃ القاری: ۲۰۵/۲۹: ۴۹۹۲]

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ عالی بخاری شریف کی احادیث نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ سات حرفوں سے کیا مراد ہے، ابوحاتم محمد بن حبان بستی نے اس مسئلہ میں علماء کے ۳۵/اقوال ذکر کیے ہیں۔''

ان میں پانچ ملخصاً ذکر کیے جاتے ہیں۔

① سات حرفوں سے مراد سات مختلف الفاظ سے متقارب معانی ہیں مثلاً اقبل، تعال اور ھلم ان سب کا معنی ہے آؤ اور اذھب، أسرع ان کا معنی ہے جاؤ۔

② ایک قوم نے یہ کہا کہ سات حرفوں سے مراد عرب کے سات لغات ہیں اور اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ ایک لفظ کو سات لغات پر پڑھا جائے گا، بلکہ یہ سات لغات قرآن مجید میں متفرق ہیں، بعض آیات لغت قریش پر ہیں، بعض لغت ھُذیل پر، بعض لغت ہوازن پر اور بعض لغات یمن پر ہیں۔

③ ایک قوم نے یہ کہا کہ یہ سات لغات مضر میں ہیں، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قرآن لغت مضر پر نازل ہوا ہے اور انہوں نے یہ کہا کہ قریش، کنانہ، اسد، ھذیل، تمیم، ضبہ اور قیس یہ سب مضر کے قبائل ہیں اور یہ سات لغات انہی مراتب پر ہیں، البتہ مضر میں بعض شواذ بھی ہیں، کیونکہ قیس میں مؤنث کی ضمیر کی جگہ شین لاتے ہیں۔

④ سات حروف سے مراد سات قراءات ہیں، صاحب الدلائل اور قاضی ابن الطیب رحمہ اللہ نے کہا:

''ہم نے اختلاف قراءات میں تتبع کیا تو یہ سات ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر کلمہ اور ہر آیت میں سات قراءات جاری ہوتی ہیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک کلمہ میں قراءات کی زیادہ سے زیادہ سات وجوہ ہیں، اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ بعض کلمات میں سات سے زیادہ وجوہات قراءات ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اکثر اور غالب کلمات میں سات سے زیادہ قراءات نہیں ہیں۔''

⑤ سات حرفوں سے مراد قرآن مجید کے سات معانی ہیں اور وہ یہ ہیں:

''اَمر، نہی، وعد، وعید، قصص، مجادلہ اور اَمثال۔''



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



◉ ابن عطیہ رحمہ اللہ نے کہا:

’’یہ قول ضعیف ہے، کیونکہ ان عنوانات کو حروف نہیں کہتے، نیز اس پر اجماع ہے کہ حلال، حرام اور کسی معنی کے تغیر میں وسعت کی گنجائش نہیں۔‘‘[تفسیر تبیان القرآن: ۱/۱۰۷]

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں قراءاتِ سبعہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’پہلی قراءۃ میں فی نفسها کمی اور زیادتی ہوتی ہے مثلاً ’ نُنْشِزُهَا ‘ اور ’ نُنْشِرُهَا ‘، ’ سَارِعُوْا ‘ اور ’ وَسَارِعُوْا‘ اور دوسری میں واحد اور جمع کے اعتبار سے فرق ہے۔ مثلاً ’ كُتُبِهٖ‘ اور ’ كِتٰبِهٖ‘ اور تیسری میں تذکیر اور تانیث کے اعتبار سے اختلاف ہے مثلاً ’يَكُنْ‘ اور ’تَكُنْ‘ میں اور چوتھی میں تصریفی اختلاف ہے جیسے مخفف اور مشدد میں مثلاً ’يَكْذِبُوْنَ‘ اور ’يُكَذِّبُوْنَ‘ فتح اور کسرہ کے اعتبار سے ’يَقْنِطُ اور ’يَقْنُطُ‘ اور پانچویں قراءت اعرابی اختلاف ہے۔ ’ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيد‘ میں دال کے رفع اور اس کے مجرور ہونے کے اعتبار سے اور چھٹی اداۃ کا اختلاف ہے مثلاً ’وَلٰـكِنِ الشَّيٰطِيْنُ‘ اور ’’وَلٰـكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ‘ ون کے مشدد اور مخفف ہونے میں اور ساتویں قراءت لغت کے اعتبار سے تفخیم اور اِمالہ میں اختلاف ہے۔

مزید فرماتے ہیں:

’’انہی سات قراءتوں میں حصر نہیں بلکہ جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو پڑھنا جائز ہے اس میں اُمت کی آسانی ہے۔‘‘

چنانچہ لکھتے ہیں:

”والحاصل أنه أجاز بأن يقرؤوا ماثبت عنه ﷺ بالتواتر بدليل قوله أنزل على سبعة أحرف والأظهر أن المراد بالسبعة التكثير لا التحديد.“

’’حاصل کلام یہ ہے کہ جو قراءت بھی رسول اللہ ﷺ سے بالدلیل تواتر کیساتھ ثابت ہے وہ جائز ہے آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے: کہ قرآن سات اَحرف پر نازل کیا گیا ہے۔ اَظہر بات یہ ہے کہ سبعہ سے مراد کثرت ہے حصر نہیں۔‘‘

مزید اگلے صفحہ پر لکھتے ہیں:

”قال ابن عبد البرّ والباقلاني و آخرون: هذا وكأنه عليه الصلاة والسلام كشف له أن القراءة المتواتر تستقر في أمته على سبع وهي الموجودة الآن المتفق على تواترها والجمهور على أن ما فوقها شاذ لا يحل القراءة به.“

’’ابن عبدالبر، باقلانی اور دیگر نے کہا کہ یہ ایسا ہے گویا حضور ﷺ پر کشف ہوا کہ قراءت متواتر میری اُمت میں سات ہوں گی، جو کہ ابھی موجود ہیں اور جن کا متواتر ہونا متفق علیہ ہے۔ جمہور اس طرف گئے ہیں کہ جو اس سے زیادہ ہیں ان کے ساتھ قراءت قرآن حلال نہیں۔‘‘

مزید تواتر کا معنی لکھتے ہیں کہ تواتر سے کیا مراد ہے:

”حديث نزول القرآن على سبعة أحرف ادعى أبوعبيدة تواتره لأنه ورد من رواية أحد وعشرين صحابياً ومراده التواتر اللفظي، وإما تواتره المعنوي فلا خلاف فيه.“

[مرقاۃ شرح مشکوۃ، کتاب فضائل القرآن باب اختلاف القراءت وجمع القرآن: ۵/۹۰، ۹۱]

’’نزول القرآن علی سبعة أحرف کے بارے میں ابوعبید نے تواتر کا دعویٰ کیا ہے، کیونکہ یہ اکیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مروی ہے اوراس سے ان کی مراد تواتر لفظی ہے جبکہ اس حدیث کے تواتر معنوی میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔''

یہاں تک تو بحث تھی سات حروف اور قراءات کے تواتر کی اور جہاں تک تعلق ہے ان میں سے کسی قراءات کے اِنکاری کا تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ قراءاتِ سبعہ میں سے اگر کوئی کسی ایک کا اِنکار کرتا ہے تو اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جائے گا کیونکہ قراءاتِ سبعہ ضروریات دین میں سے نہیں ہیں۔ الفتاویٰ الحدیثیة میں شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر رحمہ اللہ سے اس طرح کا سوال کیا گیا لہٰذا وہ سوال اور جواب دونوں نقل کیے جاتے ہیں:

”هل القراء ات ذات السبع متواتر مطلقاً او عندالقراء فقط ، وهل إنكار تواترها كفر أم لا؟

فأجاب بقوله: هي متواتر عند القراء وغيرهم ، واختار بعض أئمة متأخرين المالكية إنها متواترة عند القراء لا عموما ، وإنكار تواترها صرح بعضهم بأنه كفر ، واعترضه بعض أئمتهم ، فقال: لا يخفى على من اتقى الله وفهم ما نقلناه عن الأئمة الثقات من اختلافهم في تواترها وطالع كلام القاضي عياض من أئمة الدين أنه قول غير صحيح ، هذه مسألة البسملة اتفقوا على عدم التكفير بالخلاف في إثباتها ونفيها والخلاف في تواتر وجوه القرأة مثله أو أيسر منه ، فكيف يصرح فيه بالتكفير ، وبتسليم تواترها عموماً وخصوصاً ليس ذلك معلوماً من الدين بالضرورة ، والاستحلال والتكفير إنما يكون بإنكار المجمع عليه المعلوم من الدين بالضرورة والإستدلال على الكفر بأن إنكار تواترها يؤدي إلى عدم تواتر القرآن جملة مردود .“ [الفتاویٰ الحدیثیة: ۳۱۹،۳۲۰]

''یہ سوال کہ: کیا قراءاتِ سبعہ مطلقاً متواتر ہیں یا فقط قراء کے نزدیک متواتر ہیں اور آیا ان کا اِنکار کفر ہے یا نہیں؟''

اس کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں: یہ قراء کے اور بعض دیگر علماء کے نزدیک متواتر ہیں اور بعض متاخر ائمہ مالکیہ نے اس بات کو پسند کیا کہ یہ صرف قراء کے ہاں متواتر ہیں نہ کہ عموماً۔ اور اس تواتر کے منکر کے بارے میں بعض علماء نے کفر کی صراحت کی ہے، لیکن بعض ائمہ نے کفر کہنے پر اعتراض کیا اور فرمایا: یہ بات ایسے شخص پر پوشیدہ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور ثقہ ائمہ کے قراءات کے تواتر میں اختلاف کو سمجھتا ہے جو ہم نے نقل کیا اور جو علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کے کلام پر مطلع ہوا، جو ائمہ دین سے ہیں، ان کا (قراءاتِ سبعہ کے اِنکار کو کفر قرار دینے کا) قول درست نہیں۔ اس مسئلے کی حیثیت 'بسم اللہ' کی طرح ہے۔ جس کے قرآن کا جزء ہونے کے اِثبات اور نفی کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ لیکن تمام علماء (یعنی ، جو اس کے جزء قرآن ہونے کے قائل ہیں اور جو نہیں ہیں، ان دونوں کی) عدم تکفیر پر متفق ہیں اور قراءات کی وجوہ میں اختلاف یا تو اس کی مثل ہے یا اس سے بھی آسان ہے تو پھر اس میں کفر کی صراحت کیونکر کی جائے گی؟ اور اگر قراءات کا تواتر عموماً اور خصوصاً تسلیم کر بھی لیا جائے تو پھر بھی یہ ضروریات دین میں سے نہیں ہے، (جن کے اِنکار پر مطلقاً تکفیر کی جاتی) کیونکہ تکفیر تو اس میں ہوتی ہے جس کا ضروریات دین سے ہونا معلوم ہو اور وہ مجمع علیہ (جس پر سب کا اتفاق) ہو اور کوئی اس کا اِنکار نہ کرے۔ اور قراءاتِ سبعہ کے منکر کو کافر قرار دینے کے لیے اس طرح اِستدلال کرنا کہ کسی وجہ قراءات کا اِنکار کرنا قرآن کے عدم تواتر کی طرف لے جاتا ہے۔ (قرآن کا انکار ہے) تو یہ جملہ مردود ہے۔''

ان مذکورہ قراءاتِ سبعہ کا ضروریاتِ دین سے نہ ہونا اس بات سے بھی واضح ہوجاتا ہے کہ فقہاءِ کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جو قراءات لوگوں میں معروف نہ ہو، وہ قراءت نہ کی جائے تاکہ وہ اس کا انکار کرکے گمراہی میں مبتلا نہ ہوں۔

◉ صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ساتوں قراءات جائز ہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے ناآشنا ہوں وہ نہ پڑھے، کہ ان میں اُن کے دین کا تحفظ ہے'' [بہارِ



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شریعت: ۳/۱، باب: قرآن مجید پڑھنے کا بیان: ص۱۹۱]
ضروریاتِ دین کا معاملہ تو یہ ہوتا ہے کہ ان کی حفاظت اور اُن پر عمل کرنا عام مسلمانوں کو بھی معلوم ہوتا ہے: مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور نفسِ قرآن، مسلمان کو مسلمان کہنا اور کافر کو کافر کہنا، شعائر اللہ کی تعظیم کرنا وغیرہ سب ضروریاتِ دین سے ہیں۔ اگر کوئی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا منکر ہے کہ یہ فرض ہی نہیں، تو وہ کافر ہے، اس لیے کہ اُس نے ضروریاتِ دین کا اِنکار کیا۔لہٰذا اگر قراءات کا تواتر ضروریاتِ دین سے ہوتا تو فقہاءِ کرام سے کس طرح اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ لوگوں میں غیر معروف قراءات سے منع کریں گے، پس معلوم ہوا کہ یہ تواتر قراء کے نزدیک ہے اور یہ ضروریاتِ دین سے نہیں ہے اور اس کا منکر کافر نہیں ہے۔ اگر قراءاتِ سبعہ کا اِنکار کرنے والا جاہل ہو تو اس کو سمجھایا جائے اور اگر بے دینی یا ہٹ دھرمی کی بنا پر انکار کرتا ہو تو وہ گمراہ بے دین اور اہلسنت سے خارج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

| کتبہ | الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح |
|---|---|---|---|
| غلام مرتضیٰ مظہری | مفتی جمیل احمد نعیمی | مولانا مفتی منیب الرحمٰن | ابوالحسنین مفتی محمد وسیم اختر |

دارالافتاء فیضان شریعت
زیر انتظام: سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ
جامع مسجد حسام الحرمین، مارٹن روڈ، تین ہٹی، کراچی

محترم جناب ڈاکٹر حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ — السلام علیکم ورحمة الله و بركاته !
قراءاتِ متواترہ سے متعلق آنجناب کی تحریر ملی، آپ کے سوالوں کے جوابات تحقیق و تفصیل طلب ہیں، جس کے لیے طویل دورانیہ چاہئے، جبکہ آنجناب کا تقاضا فوری جواب کا ہے اس لیے ان تین سوالوں کے بارے میں مختصراً تحریر کیا جاتا ہے:

قراءاتِ عشرہ ساری کی ساری متواتر ہیں (اگرچہ قراءاتِ سبعہ کے تواتر پر تو اجماع و اتفاق ہے اور قراءاتِ ثلاثہ کے تواتر میں کسی قدر اختلاف ہے، ''كما صرح به حكيم الأمة العلامة اشرف على التهانوى فى تنشيط الطبع: ۷، ۱۵'' قرآن مجید کی قراءتوں کا تواتر سے مروی ہونا ہی کافی ہے الگ سے دلیل کی ضرورت نہیں، کیونکہ فرمان ایزدی ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر:۹]

نیز اثباتِ قراءات، حدیث 'سبعہ احرف' پر موقوف نہیں (بلکہ تواتر ہی کافی ہے، ''وفي شرح الطيبة لأبي قاسم النويري: ضابط كل قرائة تواتر نقلها، ووافقت العربية مطلقاً ورسم المصحف ولو تقديراً فهي من الأحرف السبعة، وما لا تجتمع فيه فشاذ.'' [۱/۱۲۳] اور اَقوال شاذہ سے قراءاتِ متواترہ کی نفی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جہاں تک منکر قراءات کے حکم کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب مدظلہ لکھتے ہیں:

## اِنکار قراءات کا حکم

① قرآن یا اس کے کسی جزو کا اِنکار کفر ہے۔

② کوئی اگر بعض قراءتوں کو تسلیم کرتا ہو مثلاً روایت حفص کو مانتا ہو اور دیگر کا انکار کرتا ہو تو اس میں مندرجہ ذیل شقیں ہیں:

**الف:** کسی محقق کے نزدیک دیگر قراءتوں کا تواتر ثابت نہ ہو، اس وجہ سے اِنکار کرتا ہو اس پر تکفیر نہ ہوگی۔

**ب:** اس کو دیگر قراءتوں کا تواتر سے ثابت ہونا معلوم نہ ہو جیسا کہ عام طور پر عوام کو دیگر قراءتوں کا علم نہیں ہوتا اور صرف ان ہی لوگوں کو ان کا علم ہوتا ہے جو ان کو پڑھنے پڑھانے میں لگے ہوں، ایسی لاعلمی کی وجہ سے انکار پر بھی تکفیر نہ کی جائے گی، البتہ ایسے شخص کو حقیقت حال سے باخبر کیا جائے گا۔

**ج:** تواتر تسلیم ہونے کے بعد بھی انکار کرے تب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ حقیقتاً یہ تواتر ضروری و بدیہی نہیں بلکہ نظری و حکمی ہے جس کے اِنکار پر تکفیر نہیں کی جاتی، البتہ یہ سخت گمراہی کی بات ہے۔[فقہی مضامین:۱۱۸]

وللتفصیل فلیراجع الیٰ:

① شرح الطیبہ لأبی قاسم النویری رحمہ اللہ ② دِفاع قراءات اَز قاری طاہر رحیمی صاحب رحمہ اللہ

③ مقدمہ شرح سبعہ قراءات اَز اِمام القراء محی الاسلام پانی پتی رحمہ اللہ

| | |
|---|---|
| الجواب صحیح | کتبہ |
| اَحقر محمود اَشرف غفر اللہ لہ | خلیل الرحمٰن غفر اللہ لہ |

بندہ اِس جواب سے متفق ہے۔ قراءاتِ عشرہ کا انکار بڑی گمراہی ہے، لیکن جیسا کہ میں جناب مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب کے نام ایک خط میں لکھ چکا ہوں، کہ قراءت حفص کے سوا کسی اور قراءت میں قرآن کریم کے نسخے تیار کرکے چھاپنا 'ہمارے علاقے' میں بالکل مناسب نہیں ہے کہ اس سے تشویش فکر اور اِنتشار کا اَندیشہ ہے۔ رسم عثمانی میں تمام قراءات کی گنجائش پہلے سے موجود ہے۔ اس لیے اس طرح کا کام جس سے انتشار ہو، اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ

دارالافتاء، دارالعلوم کراچی نمبر۱۴

---

**جواب:** قرآن کریم اللہ جل شانہ کا کلام برحق ہے۔ جہاں اس پر عمل کرنا اُمت کے لیے لازم ہے وہاں اس کو تجوید و صحت لفظی کے ساتھ پڑھنا فرائض دین میں سے ہے۔ کسی کتاب کو بشمول کتب اَحادیث کے اس کے مخارج کے ساتھ پڑھنا لازم نہیں۔ مگر قرآن کریم کی امتیازی شان ہے کہ اس کو اس کے صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ حضور ختمی مرتبت صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلامہ کے فرائض منصبی میں جہاں تعلیم کتاب، تشریح آیات وتزکیہ قلوب شامل ہے وہاں آپ کے فرائض منصبی میں تلاوت آیات وطریق قراءت بھی داخل ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كما قال الله تعالىٰ شانه:
﴿يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾[آل عمران:١٦٤]
ماہنامہ 'رُشد' کے ذِمہ داران نے علم قرآن کے اس پہلو کو، جو علوم القراءات سے تعلق رکھتا ہے اور اُمت کی بے اعتنائی کا شکار رہے، سامنے رکھ کر 'رُشد' کا قراءات نمبر جاری کیا جس کی جلد دوم میرے پیش نظر ہے۔
میں اس شاندار کارنامے پر ادارے کے ہر مخلص ساتھی کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی یہ علمی و دینی کاوش قبول فرمائے اور اُمت مسلمہ کو قرآن مجید کی کماحقہ تلاوت وذوق مطالعہ کی طرف متوجہ فرمائے۔ آمین

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی
خادم دار العلوم اہل سنت وجماعت غوثیہ رضویہ سکھر

**جواب:** غالبًا ۱۵ رنومبر ۲۰۰۹ء سے ایک دو دن پہلے جامعہ لاہور الاسلامیہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ 'رُشد' کا علم قراءات پر خاص نمبر اور مروّجہ قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق ایک استفتاء بھی موصول ہوا، ماہنامہ میں قراءات پر اچھے خاصے تحقیقی مضامین اور فتاویٰ جات موجود ہیں۔ ہم نے جامعہ دار العلوم کراچی کے فتوے سے اِتفاق کیا ہے، جو درج ذیل ہے۔
قراءاتِ عشرہ ساری کی ساری متواتر ہیں (اگرچہ قراءاتِ سبعہ کے تواتر پر تو اجماع واتفاق ہے اور قراءاتِ ثلاثہ کے تواتر میں کسی قدر اختلاف ہے۔ كما صرح به حكيم الأمة العلامة أشرف علي تهانوي في تنشيط الطبع [ص:۷،۱۵] قرآن مجید کی قراءتوں کا تواتر سے مروی ہونا ہی کافی ہے، الگ سے دلیل کی ضرورت نہیں، کیونکہ فرمان ایزدی ہے: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ﴾[الحجر:۹] نیز اثبات قراءات حدیث سبعہ اَحرف پر موقوف نہیں (بلکہ تواتر ہی کافی ہے) وفي شرح الطيبة لأبي قاسم النويري: [ضابط] كل قراءة تواتر نقلها ووافقت العربية مطلقا ورسم المصحف ولو تقديرا فهي من الأحرف السبعة وما لا تجتمع فيه فشاذ. [ج:۱،ص:۱۲۳] اور اقول شاذہ اور فاذہ سے قراءات متواترہ کی نفی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔
جہاں تک منکر قراءات کے حکم کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب لکھتے ہیں:
① قرآن یا اس کے کسی جزو کے انکار کا حکم کفر ہے۔
② کوئی اگر بعض قراءتوں کو تسلیم کرتا ہو مثلاً روایت حفص کو مانتا ہو اور دیگر کا انکار کرتا ہو تو اس میں مندرجہ ذیل شقیں ہیں:
**الف:** کسی محقق کے نزدیک دیگر قراءتوں کا تواتر ثابت نہ ہو، اس وجہ سے انکار کرتا ہو اس پر تکفیر نہ ہوگی۔
**ب:** اس کو دیگر قراءتوں کا تواتر سے ثابت ہونا معلوم نہ ہو، جیسا کہ عام طور پر عوام کو دیگر قراءتوں کا علم نہیں ہوتا اور



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صرف ان ہی لوگوں کو ان کا علم ہوتا ہے جو ان کو پڑھنے پڑھانے میں لگے ہوئے ہوں، البتہ ایسے شخص کو حقیقت حال سے باخبر کہا جائے گا۔

ج: تواتر تسلیم ہونے کے بعد بھی اِنکار کرے تب بھی تکفیر نہیں کی جائے گی، کیونکہ حقیقتاً یہ ضروری و بدیہی نہیں بلکہ نظری و حکمی ہے جس کے انکار پر تکفیر نہیں کی جاتی، البتہ یہ سخت گمراہی کی بات ہے۔[فقہی مضامین:۱۱۸]

وللتفصيل فليراجع إلىٰ:

① شرح الطیبۃ لابی قاسم النویری رحمہ اللہ ② دفاع قراءات از حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ

③ مقدمہ شرح سبعہ قراءات اَز امام القراء محی الاسلام پانی پتی والله أعلم بالصواب

اَحقر ذوالفقار علی

دارالافتاء جامعہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، ٹنڈوالہ یار (سندھ)

جواب: قرآن کریم کی قراءاتِ عشرہ متواترہ ہیں، جن کے نقل پر اَز صحابہ تا مؤلفین کتب اتنی بڑی تعداد میں راوی حضرات موجود ہیں جن کا حصر ناممکن ہے۔ خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مختلف لہجوں اور طریقوں سے قرآن کریم پڑھنے کی اِجازت عطا فرمائی جس کی تفصیل علامہ جزری رحمہ اللہ کی النشر في القراءات العشر وغیرہ میں موجود ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

«إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». [صحيح البخاري:۴۹۸۸]

”یعنی قرآن کریم سات احرف پر نازل ہوا، جو طریقہ بھی آسان لگے اس کے مطابق پڑھو۔“

رہی بات اس ثبوت کی کہ ہر قراءت کسی سند سے منقول ہے یا نہیں، تو اس کا ثبوت علمائے قراءت کے پاس مختلف کثیر اَسانید کی صورت میں موجود ہے، اور اس سے اَندازہ ہوتا ہے کہ اَحادیث کی سندیں الگ ہیں اور قراءت کی سندیں الگ ہیں اور یہی سندیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ قراءاتِ متواترہ ہیں۔ البتہ آسانی کی غرض سے متأخرین علماء (مثلاً دانی رحمہ اللہ وغیرہ) نے دو، دو راوی ہر قاری کے منتخب کرکے ان کی روایات کو زیادہ پھیلایا تاکہ لوگ بآسانی مختلف قراءات کو یاد کرسکیں اور اس تفصیل سے واضح ہوگیا کہ جو ان قراءات کا اِنکار کرے وہ بالاجماع گمراہ ہے اور صراط مستقیم سے ہٹا ہوا ہے۔ والله أعلم.

مفتی حماد رضا نوری

دارالعلوم احسن البرکات

شارع مفتی محمد خلیل خان برکاتی

نزد ہوم اسٹیڈ ہال، حیدرآباد



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**جواب:** قراءاتِ سبعہ کا متواتر ہونا باجماع اُمت ثابت ہے۔اس کا اِنکار موجب کفر وضلالت ہے اور بقیہ قراءات ثلاثہ کے متواتر ہونے میں قدرے اختلاف (۱) ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

”القرآن الذي يجوز به الصلاة بالإتفاق هو المضبوط في مصاحف الأئمة التي بعث بها عثمان إلى الأمصار وهو الذي أجمع عليه الأئمة العشرة وهذا هو المتواتر جملة وتفصيلاً، فما فوق السبعة إلى العشرة غير شاذ، وإنما الشاذ ما وراء العشرة، وهو الصحيح...... الخ “ [۴۷۶/۱۱]

شرح فقه الأكبر میں ملاعلی قاری فرماتے ہیں:

”أو أنكر آية من كتاب الله أو عاب شيئاً من القرآن ......

قلت وكذا كلمة أو قراءة أو زعم أنها ليست من كلام الله تعالىٰ كفر يعني إذا كان كونه من القرآن مجمعاً عليه...... الخ“ [شرح فقه الأكبر:۲۰۵]

والله تعالىٰ أعلم بالصواب وعلمه أتم وأحكم

عبده محمد محمد جان النعيمى عفى عنه

دارالافتاء، دارالعلوم مجدّدیہ نعیمیہ،

ملیر کراچی پاکستان

**نوٹ:** (۱) اختلاف کا حوالہ نہیں دیا گیا جبکہ ذیل کے فتاوی میں قراءات عشرہ کو متواتر کہا گیا ہے۔(ادارہ)

**جواب:** قرآن کریم اللہ جل شانہ کا کلام برحق ہے۔ جہاں اس پر عمل کرنا اُمت کے لیے لازم ہے وہاں اس کو تجوید وصحت لفظی کے ساتھ پڑھنا فرائض دین میں سے ہے۔کسی کتاب کو بشمول کتب اَحادیث کے اس کے مخارج کے ساتھ پڑھنا لازم نہیں۔مگر قرآن کریم کی امتیازی شان ہے کہ اس کو اس کے صحیح مخارج کے ساتھ پڑھنا لازم ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرائض منصبی میں جہاں تعلیم کتاب، تشریح آیات وتزکیہ قلوب شامل ہے وہاں آپ کے فرائض منصبی میں تلاوت آیات وطریق قراءت بھی داخل ہے۔ كما قال الله تعالىٰ جل شأنه:

﴿ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايٰتِهٖ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [آل عمران:۱۶۴]

ماہنامہ 'رُشد' کے ذِمہ داران نے علم قرآن کے اس پہلو کو جو علوم القراءات سے تعلق رکھتا ہے اور اُمت کے بے اعتنائی کا شکار ہے۔سامنے رکھ کر 'رُشد' کا قراءات نمبر جاری کیا جس کی جلد دوم میرے پیش نظر ہے۔

میں اس شاندار کارنامے پر اِدارے کے ہر مخلص ساتھی کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی یہ علمی و دینی کاوش قبول فرمائے اور اُمت مسلمہ کو قرآن مجید کی کماحقہ تلاوت وذوق مطالعہ کی طرف متوجہ فرمائے۔آمین

مفتی محمد ابراہیم القادری الرضوی

خادم دارالعلوم اہل سنت وجماعت غوثیہ رضویہ، سکھر



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جواب: قرآن مجید کے اَنوار وتجلیات سے قلب و ذہن تب منور ہو سکتے ہیں جب اس کتاب مقدس کو صحت لفظی کے ساتھ پڑھا جائے اور اس مقصد کے حصول کے لیے تجوید وقرات کے مسلمہ اصولوں سے آشنائی ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ قرآن مجید میں اِرشاد خداوندی ہے۔ ﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْءَانَ تَرْتِيلًا ﴾ [المزمل:۴] اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کے متعدد اِرشادات بھی تجوید وقراءات کی اَہمیت پر شاہد ہیں۔ بلا شبہ اس سلسلہ میں ماہنامہ 'رُشد' کے ذمہ داران کی یہ کاوش لائق صد تحسین ہے۔

جو شخص تجوید اور قرات کی اہمیت سے اِنکاری ہے وہ گمراہ ہے اور اس کا انکار محض ہٹ دھرمی ہے۔

واللہ تعالیٰ أعلم

مفتی غلام مصطفیٰ رضوی

دارالافتاء، جامعہ اسلامیہ العربیہ اَنوار العلوم، ملتان

*———*———*

جواب: مروّجہ قراءاتِ عشرہ کا نہ صرف یہ کہ اَسانید صحیحہ مشہورہ سے ثبوت ہے بلکہ یہ سب کی سب متواتر ہیں۔ اگرچہ قراءاتِ سبعہ کے تواتر پر تو اُمت کا اجماع و اتفاق ہے اور قراءاتِ ثلاثہ کے تواتر میں کسی قدر اختلاف ہے جیسا کہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نے 'تنشیط الطبع' میں صراحت فرمائی ہے اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا بھی بلا تاویل مطلقاً اِنکار کرے تو وہ متواتر اور مجمع علیہ بات کا منکر ہوگا۔ یہ سخت گمراہی وضلالت کی بات ہے اس سے ایمان جانے کا بھی خطرہ ہے۔

شرح الفقہ الأکبر میں ہے:

''فالمتواتر لا یجوز إنکارہ لأن الأمة الإسلامية قد اجمعت علیه. وتوتر القراءات من الأمور الضروریة التي یجب العلم بها.'' [شرح الفقه الأكبر للقاري: ١٦٧]

واللہ أعلم بالصواب.

محمد عبداللہ یوسفی

دارالافتاء جامعہ ادارۃ الفرقان، اللہ والی مسجد

بندر روڈ، سکھر

الجواب صحیح

مولانا مفتی عبدالباری

*———*———*





محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جواب: اِدارہ رُشد کی طرف سے جاری کردہ فتویٰ کے مندرجات چونکہ اُصول شرعیہ کے مطابق ہیں، اس لیے ہمیں اس سے اتفاق ہے۔ مزید یہ کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ موجودہ دور کے ملحدین جیسے تمنا عمادی اور جاوید احمد غامدی وغیرہ (جنہوں نے قراءتِ سبعہ کے تواتر کا اِنکار کیا ہے) کا ردّ ہونا چاہئے اور ملحدین کے اس فتنہ کا قلع قمع ہونا چاہئے؟ آپ کی یہ کوشش وسعی لائق صد تحسین ہے اور اس نکتہ پر ہم آپ کی بھرپور تائید کرتے ہیں، بلکہ اس سلسلے میں ہمارے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کے خلیفہ اَجل اور سلسلہ پانی پتی کے اُستاذ الاساتذہ حضرت مولانا قاری محمد طاہر صاحب رحیمی قدس سرہ نے 'دفاع قراءت' نامی کتاب میں تمنا عمادی کی اس یاوہ گوئی کا بھرپور علمی انداز میں تعاقب فرمایا ہے، لیکن اگر آپ کا مقصد یہ ہو کہ اس طرح کی کوشش سے قراءت مختلفہ پر مشتمل متن قرآن شائع کرنے کی راہ ہموار کی جائے...... جیسا کہ ہم نے کئی ایک حضرات سے سنا بلکہ ہمارے پاس اس قسم کے متعدد سوالات بھی آچکے ہیں۔ تو اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ اس لیے کہ پوری چودہ سوسالہ تاریخ میں اُمت مسلمہ نے اس طرح کا کوئی کام نہیں کیا اور نہ ہی اس کو مفید سمجھا، بلکہ جس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رسم پر قرآن کریم کو مرتب کرایا تھا اور بقیہ تمام لغات کے مصاحف کو اٹھوا دیا تھا ہم بھی رسم عثمانی کی حد تک متن قرآن کی اشاعت کو کافی سمجھتے ہیں، ہاں یہ دوسری بات ہے کہ کتب قراۃ و تجوید میں اس تحقیق کو زندہ رکھا جائے۔

واللہ أعلم بالصواب

سعید احمد جلال پوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، پرانی نمائش، کراچی



جواب: صورتِ مسئولہ میں آج کل جو مروّجہ قراءات ہیں ان میں بعض کو قراءات سبعہ کہا جاتا ہے اور بعض کو قراءات عشرہ کہا جاتا ہے، جو قراءات ہم تک پہنچی ہیں ان میں بعض متواتر ہیں، بعض مشہور اور بعض احاد و شاذ کی حد تک پہنچ چکی ہیں، جہاں تک قراءات سبعہ کا تعلق ہے تو یہ قراءِ سبعہ سے ثابت ہیں البتہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت جمہور کے نزدیک حد تواتر تک نہیں پہنچا ہے، جبکہ بعض تواتر کے قائل ہیں، رہی بات قراءاتِ عشرہ کی تو اگرچہ یہ تواتر سے ثابت نہیں مگر اس کا ثبوت حد شہرت کو پہنچا ہوا ہے۔

- علامہ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”اعلم أن القاضي جلال الدين البلقيني قال: القرائة تنقسم إلى المتواتر وأحاد وشاذ، فالمتواتر القرائت السبعة المشهورة والأحاد قرائت الثلاثة التي هي تمام العشر ويلحق بها قرأة الصحابة، والشاذ قرأة التابعين. ...... وأحسن من تكلم في هذا النوع إمام القرائة في زمانه شيخ شيوخنا أبوالخير بن الجزري، قال في أول كتابه النشر: كل قرائة وافقت العربية ولو بوجه ووافقت أحمد المصاحف العثمانية ولو احتمالا وصح سندها فهي القرائة الصحيحة التي لا يجوز ردها ولا يحل إنكارها، بل





محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



هي من الأحرف السبعة التي نزل بها القرآن ووجب على الناس قبولها سواء كانت عن الأئمة السبعة أم عن العشرة أم عن غيرهم من الأئمة المقبولين . ...... قال الداني: وأئمة القرائة لا تعمل في شيء من حروف القرأن على الإفشاء واللغة والأقيس في العربية، بل على الأثبت في الأثر والأصح في النقل وإذا ثبتت الرواية لم يردها قياس عربية ولا فشو لغة لأن القرائة سنة متبعة يلزم قبولها والمصير إليها." [الإتقان في علوم القرآن:١/ ١٦٤، ١٦٥، النوع الثاني والعشرون، معرفة التواتر والمشهور والآ حادي]

قرآن کا سات حروف پر نازل ہونا بخاری ومسلم وغیرہ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے جومعنی متواترہ ہیں ان سات حروف کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت کے متعدد طریقے ہیں اوران سب پر تلاوت جائز ہے۔

◉ امام بخاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"إن ابن عباس حدثه أن رسول الله ﷺ قال: «أَقْرَأَنِي جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِي حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ» . ...... وفيه أيضا: قال رسول الله ﷺ: «كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ أَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ"

[بخاری شریف:۲/۷۴۶، باب أنزل القرآن على سبعة أحرف]

◉ مفتی محمد امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

''قرآن کی سات قراءتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں ان میں کہیں اختلاف معنی نہیں، وہ سب حق ہیں اس میں اُمت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ کہ جس ملک میں جو قراءت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قراءت عاصم بروایت حفص، کہ لوگ ناواقفی کی وجہ سے انکار کریں گے اور یہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔'' [بہار شریعت، ج ۱۲، حصہ اوّل، عقائد متعلقہ نبوت، شیخ غلام علی لاہور]

الحاصل یہ کہ صورت مسئولہ میں جو قراءتیں متواتر ومشہور ہیں ان کے انکار کی گنجائش نہیں، اِنکار سے کفر کا اَندیشہ ہے بلکہ بعض علماء نے اس اِنکار کو کفر قرار دیا ہے۔ والله أعلم بالصواب .

محمد منور شاہ عفی عنہ

ناظم آباد، کراچی



محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ